102936- جینز اور عورتوں کا شارٹ اور مختصر لباس تیار کرنے والی فیکٹری میں کام کرنے کا حکم

سوال

میں ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والی کمپنی میں ملازم ہوں، کمپنی لڈیز کے لیے جینز کی پینٹیں تیار کرتی ہے، لیکن ہم یہ کپڑے دوسرے ملک برآمد کرتے ہیں، اور ممکن ہے مصر کے اندر میں فروخت ہوتے ہوں، لیکن ملک کے اندر فروخت کرنا اساسی کام نہیں، عورتوں کے لیے جینز کی پینٹ اور شرٹ تیار کرنے کے علاوہ بچوں کے کپڑے بھی تیار کیے جاتے ہیں، لیکن فیکٹری میں زیادہ تر جینز کی پینٹ، اور آرڈر کے مطابق لیڈیز کپڑا تیار ہوتا ہے، اور بعض اوقات کچھ کپڑا جینٹس کے لیے بھی تیار کیا جاتا ہے، تو کیا یہ کام حلال شمار ہوگا یا حرام ؟

اور کیا میں اسے چھوڑ دوں یہ علم میں رہے کہ میں آفس میں برآمد کرنے والوں کے معاملات کی چھان بین کرتا ہوں، اور آرڈر وصول کرنا، اور لباس کی مواصفات لے کر ملازمین کو دیتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

معاشرے فحاشی اور برائی جیسی مشکلات سے دوچار ہیں، اور ان معاشروں میں ظاہر برائیوں میں سے شریعت مخالف عورتوں کا لباس بھی ہے، چاہے یہ لباس تنگ ہو اور جسم کے اعضاء کو واضح کرتا ہو، یا پھر چھوٹا ہونے کی بنا پر جسم کے کچھ اعضاء ننگے ہوتے ہوں، جس سے شہوت انگیزی ہوتی ہو، یا پھر اتنا باریک لباس کہ نیچے سے جسم وغیرہ کی رنگت نظر آتی ہو.

اس طرح کے لباس پہننا حرام ہیں، اس کے گناہ کا تعلق صرف پہننے سے ہی متعلق نہیں، بلکہ جس نے ان عورتوں کو یہ لباس فروخت کیا ہے وہ بھی اس گناہ میں برابر کے شریک ہیں، اور اس سے بھی قبل جس نے یہ لباس خرید کر مارکیٹ میں دوکانداروں کو فروخت کیا ہے وہ بھی شامل ہے، اور اس سے بھی پہلے فیکٹری میں تیار کرنے والا بھی جس نے ان خریداروں کے لیے یہ پروڈکٹ کیا ہے.

اور پھر بلا کسی خدشہ کے اس کے گناہ میں وہ بھی شامل ہے جس نے ان فیکٹریوں کی اس طرح کا لباس تیار کرنے کی اجازت اور لائسنس دیا ہے، اور جو اس طرح کا لباس تیار کرنے والی فیکٹریوں کے موجود ہونے پر راضی و خوش ہے، اور اس کی حفاظت میں معاونت کی ہے، یہ سب لوگ اس لڑکی یا عورت کے جسم پر اس برائی کے وجود کے ذمہ دار ہیں، اور ان سب کو اللہ تعالی کے ہاں اپنے عمل اور فعل کے مطابق شریعت کی مخالفت اور جرم کی سزا دی جائیگی.

اگر فیکٹریوں کو اس طرح کا لبا اور کام کرنے کی اجازت اور لائسنس نہ دیا گیا ہوتا تو نہ تو یہ اشیاء تیار کی جاتی اور نہ ہی ملازمین ان اشیاء کو تیار کرتے، اور اگر تاجر حضرات اس لباس کو فروخت نہ کرتے تو یہ بے پردہ عورت کوئی جگہ اور دوکان نہ پاتی، جہاں سے وہ یہ حرام لباس خرید سکتی، تو اس طرح یہ سب اس برائی اور بے پردگی اور فحاشی کو پھیلانے کے ذمہ دار ہیں، اور اس کے نتیجہ جو بھی گناہ اور حرام نظر اٹھے گی، اور جو غلط اور حرام قسم کے تعلقات قائم ہونگے، اور اس کے نتیجہ میں دل، اور اخلاق اور دین میں خرابی پیدا ہوگی اس کے یہ سب ذمہ دار ہیں، اور گناہ میں برابر کے شریک ہیں.

دوم :

ایسا تنگ اور چھوٹا لباس تیار کرنا اور اسے کافر یا مسلمانوں کو فروخت کرنے میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ کفار بھی شرعی احکام کے مخاطب ہیں، اور یہ احکام ان پر بھی لاگو ہوتے ہیں، اور یہ لباس فساد اور برائیاں پھیلاتا ہے، اگرچہ ایسا لباس مسلمان عورت کو فروخت کرنا تو اور بھی زیادہ گناہ کا باعث ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا :

آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں ہر قسم کی تنگ لیڈیز پینٹوں جیسے جینز اور اسٹرٹش کہا جاتا ہے فروخت کرنے کا حکم بتائيں، اور یہ بھی بیان کریں کہ پینٹ اور بلاؤزر پر مشتمل لباس کا سیٹ فروخت کرنا کیسا ہے ؟

اور اونچی ایڑیوں والے جوتے، اور مختلف قسم کے ہیر کلر خاص کر عورتوں کے لیے رنگ، اور باریک لیڈیز کپڑے جیسے شیفون کا نام دیا جاتا ہے، اور آدھی آستین اور بازو والے اور چھوٹے لباس، اور عورتوں کے لیے مختلف قسم چھوٹے تنورے (گرارے) فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

ہر وہ چیز جو حرام طریقہ پر استعمال کی جائے، یا ظن غالب ہو کہ یہ حرام استعمال ہوگی تو اس چیز کو تیار کرنا، اور برآمد و درآمد اور فروخت کرنا، اور مسلمانوں کے درمیان اس کی ترویج کرنا حرام ہے، اس میں یہ بھی شامل ہوتا ہے جو آج کی بہت ساری عورتیں اللہ انہیں سیدھے راہ کی ہدایت نصیب فرمائے کر رہی ہیں، کہ وہ تنگ اور باریک اور چھوٹا لباس زیب تن کرنے لگی ہیں، اور یہ لباس وہ سب کچھ ظاہر کرتا ہے یعنی : جسم کے پرفتن اعضاء، اور زینت و خوبصورتی اور عورت کے مردوں کے سامنے اعضاء واضح کرتا ہے .

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ہر وہ لباس جس کے متعلق ظن غالب یہ ہو کہ اس لباس کو پہن کر معصیت و نافرمانی میں معاونت ہوگی، تو اسے فروخت کرنا جائز نہیں، اور اس لباس سے معصیت و ظلم میں معاونت لینے والے کے لیے لباس سی کر دینا بھی جائز نہیں، اور اسی لیے جس شخص کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ روٹی اور گوشت کے ساتھ شراب نوشی بھی کریگا تو اس شخص کو روٹی اور گوشت فروخت کرنا جائز نہیں.

اور اسی طرح جس کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ ریاحین (نیازبو) کے ساتھ شراب نوشی اور فحاشی کے لیے بطور معاون استعمال کریگا، تو اسے یہ فروخت کرنا جائز نہیں، اور اسی طرح اصل میں جو چیز مباح ہو اور اس کے متعلق علم ہو جائے کہ اسے معصیت و نافرمانی استعمال کیا جائیگا، اور مدد لی جائیگی تو یہ بھی جائز نہیں.

اس لیے ہر مسلمان تاجر پر واجب ہے کہ : وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے، اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے خیر خواہی کرے، تو اسے چاہیے کہ وہ ایسی چیز نہ تو تیار کرے، اور نہ ہی فروخت کرے، بلکہ اسے وہ چیز فروخت کرنی چاہیے جس میں مسلمانوں کا فائدہ ہو اور ان کے لیے بہتر بھی ہو، اور اسے ہر وہ چیز ترک کر دینی چاہیے جس میں مسلمانوں کا نقصان و ضرر ہو، اور حلال میں حرام چیز سے غناء پائی جاتی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے روزی بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم اور گمان بھی نہیں ہوتا}. الطلاق (2–3).

اور ایمان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ خیر خواہی کی جائے، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور مومن مرد اور مومن عورعورتیں ایک دوسرے کے ولی اور دوست ہیں، وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں، اور برائی سے منع کرتے ہیں}. التوبۃ (71).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

"دین خیر خواہی ہے : عرض کیا گیا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لیے ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی کے لیے، اور اس کی کتاب کے لیے، اور اس کے رسول کے لیے، اور مسلمان حکمرانوں کے لیے، اور عام مسلمانون کے لیے"

اسے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے.

اور جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پابندی کے ساتھ ادا کرنے، اور زکاۃ کی ادائیگی، اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی پر بیعت کی"

متفق علیہ.

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کے مندرجہ بالا قول : ... اسی لیے روٹی اور گوشت ایسے شخص کے لیے فروخت کرنا مکروہ ہے جس کے متعلق یہ علم ہو جائے کہ وہ اس کے ساتھ شراب نوشی بھی کریگا.... الخ"

سے مراد کراہت تحریمی ہے، جیسا شیخ الاسلام کے فتاوی سے معلوم ہوتا ہے، جو دوسرے مقام پر موجود ہیں. انتہی.

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد العزیز آل شیخ

الشیخ صالح الفوزان

الشیخ بکر ابو زید.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13/109–111).

مزید آپ سوال نمبر (5066) اور (10436) کے جوابات کا بھی مطالعہ کریں.

اور آپ یہ بھی علم میں رکھیں کہ اس کام اور ملازمت سے حاصل ہونے والا مال حرام ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"یقینا بلا شبہ جب اللہ تعالی کوئی چیز حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (3488) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے آپ اس کام اور ملازمت سے خلاصی اور چھٹکارا حاصل کرلیں، اور کوئی اچھا اور حلال کام کر کے اپنی کمائی کو اچھا اور حلال بنائیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ کے لیے اپنے خزانوں کو کھول دے.

واللہ اعلم.